یا اللہ مدد

حق چار یار

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم

(حصہ اول)

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 13

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

فہرست عنوانات

صحابہؓ کو حدیبیہ میں المؤمنین و رضا کی سند 3
بیعت رضوان کرنے والے اہل زمین سے بہتر 4
اصحابؓ نبی ﷺ کی دینداری اور ان کی تعریف 4
فضائل خلفاءِ راشدینؓ و مہاجرین و انصار کا ثبوت 5
اصحابِؓ رسول ﷺ کو جنت کی بشارت 7
اللہ صحابہؓ سے محبت رکھتا ہے 8
اللہ صحابہؓ پر شفیق اور مہربان ہے 9
غزوۂ تبوک 10
تین انصاری صحابہؓ کا واقعہ 10
صحابہؓ کو دُنیا و آخرت میں بشارت 11
صحابہؓ کو جنت کا وعدہ 12
صحابہؓ کو جہاد کی اجازت، صحابہؓ کی حکومت کا نظام 12
آیت تمکین 13
مہاجرین صحابہؓ کو خلافت و حکومت دینے کا وعدہ 15
آیت استخلاف...... خلیفہ بنانے کا وعدہ 15
غزوہ خندق میں مومنین صحابہؓ کا ایمان 16
اصحابؓ کے دلوں میں ایمان کی محبت 17
اصحابؓ کی تورات و انجیل میں مدح 18
حضور ﷺ اور خلفاء راشدینؓ کے مناقب 19
خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے مناقب 20
آیت معیت جماعت صحابہؓ 21
آیت معیت کی محققانہ تفسیر 22
صحابہؓ کا دین اللہ کا دین ہے 25
صحابہؓ کا فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا 33
حجۃ الوداع کے موقع پر سورۂ نصر کا نزول 34
مہاجرین صحابہؓ اپنے ایمان میں سچے ہیں 35
انصار کی مہاجرین سے محبت اور ان کا ایثار 36
فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والوں کا درجہ 37
مہاجرین اور انصار سے خدا کا راضی ہونا 38
اللہ نے تمام صحابہؓ کی مغفرت فرما دی ہے 39
صحابہؓ کی اتباع کرنے کا حکم 41
قرآن کے سابقون الاوّلون کون ہیں؟ 42
قرآن میں سبیل المؤمنین کی اتباع کا حکم 44
"المؤمنین" سے مراد صحابہؓ ہیں 45
سنت رسول ﷺ و سنت خلفاء راشدینؓ 46
جماعت مؤمنین کو تکلیف دینے والے جہنمی ہیں 47
جماعتِ صحابہؓ کو غزوات میں المؤمنین کا لقب 48
جماعت مومنین کو جنت کی بشارت 52
"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ" سے مراد صحابہؓ 54
جماعت کامل 55
اصحابِ محمد ﷺ سے آخری امت کی تکمیل 56
حضور ﷺ کے صحابہؓ اہل السنّت والجماعت تھے 57
اُمت سے اوّلین مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ 58
جو صحابہ کی طرح ایمان لائیں، ہدایت پر ہیں 59
حضرت عثمانؓ کی شہادت اور قاتلوں کا انجام 60
اصحابؓ بدر کی شان 61
صحابہؓ امت کے بہترین لوگ اور امن کا سبب 62

☆☆☆☆

حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب و تدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ...... چکوال
ٹائٹل و کمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0334-8706701 / 0543-421803
ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

جماعت صحابہؓ کا تذکرہ قرآن وحدیث میں

مناقب اصحابِؓ رسول ﷺ (حصہ اوّل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جماعتِ صحابہؓ کو حدیبیہ کے مقام پر المؤمنین ورضا کی سند

(۱) ...... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (پارہ ۲۶ سورۃ فتح رکوع ۳)

ترجمہ: (اے پیغمبر ﷺ!) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا اُن سے خوش ہوا اور جو (صدق وخلوص) اُن کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا۔ تو ان پر تسلی نازل فرمائی۔ اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔ (ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری)

بیعت رضوان کرنے والے اہل زمین سے بہتر تھے

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت بیان کی ہے: ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا:

اَنۡتُمۡ خَیۡرُ اَھۡلِ الۡاَرۡضِ (تفسیر در منثور ج ۶ بحوالہ مسلم شریف)

ترجمہ: تم اہل زمین سے بہتر ہو۔

خادم اہلسنت عبدالوحید

بیعت رضوان میں شامل سب صحابہؓ جنت میں جائیں گے

امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت جابرؓ سے، امام مسلمؒ نے اُم بشر سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے، ان میں سے کوئی بھی جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ (تفسیر دُر منثور ج ۶ زیر آیت سورۃ فتح بحوالہ مسلم شریف)

بیعت رضوان میں شامل اصحابؓ ۱۵۲۵ تھے

امام ابن جریرؒ اور ابن مردویہؒ نے بیان کیا ہے کہ "لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ" کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: درخت کے

نیچے بیعت کرنے والے ایک ہزار پانچ سو پچیس تھے۔

(تفسیر درمنثور ج۶ زیرآیت ہذا بحوالہ تفسیر ابن جریر طبری ج۲۶ زیرآیت ہذا)

حدیبیہ کے مقام پر بیعت کرنے والی مقدس جماعت کو (جس میں چاروں خلفائے راشدین شامل تھے) اللہ تعالیٰ نے المومنین کے لقب سے نواز کر رضا کی سند دی ہے۔ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ المؤمنین میں شامل ہیں۔

اصحابؓ نبی ﷺ کی دینداری اوران کی تعریف کہ وہ سچے مومن ہیں

(۲) ...... وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْآ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (آیت ۷۴ سورۃ انفال)

اور جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے رسول اور اس کے ہمراہیوں کو) جگہ دی اور (اس کی) مدد کی وہی سچے ایماندار ہیں اور ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

فضائل خلفاءِ راشدینؓ ومہاجرین وانصار کا ثبوت

یوں تو قرآن مجید اوّل سے آخر تک مہاجرینؓ و انصارؓ (جن میں چاروں خلفاءِ راشدینؓ یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت

عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ اوّل نمبر پر ہیں) کے فضائل سے بھرا ہوا ہے۔ اور اصحابِؓ کبار کے فضائل و مناقب کا ایسی صراحت و وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ کسی موافق و مخالف کو انکار کی گنجائش نہیں۔ مگر ہم اس موقع پر ایسی آیات پیش کریں گے، جن سے چاروں خلفاءِ راشدینؓ کے فضائل روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے بڑی صفائی سے کھلے الفاظ میں مہاجرینؓ و انصارؓ اور چاروں خلفاءؓ کے ایمان حقیقی اور ان کے بخشے جانے اور جنتی ہونے کی تصدیق فرمائی ہے۔ چاروں خلفاءِ راشدینؓ بے شک "وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کے پورے طور پر مصداق ہیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایمان لائے، آپ ﷺ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی، کفار سے جہاد کئے۔ پھر اوّلین مہاجرینؓ ہونے کے باعث پچھلے مہاجروں کی امداد اور نصرت بھی کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف جمیلہ کے باعث ان کے کمال ایمان، مغفرت اور بہشتی ہونے کی شہادت دی ہے۔

پھر جو ان کو منافق و کافر کہتے ہیں، وہ قرآن کو جھٹلاتے اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے ہیں۔ آیت میں "اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ" کے بعد "حَقًّا" کی تاکید، اس کے بعد "لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ" کا جملہ واقع خلفائے اربعہؓ کے حقیقی کامل و مکمل ایمان کی زبردست شہادت ہے۔ اگر کسی

بدنصیب کے دل میں "خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ" کا قفل نہ لگ گیا ہو تو پھر ایسی زبردست رحمانی شہادت کے بعد ممکن نہیں کہ خلفائے اربعہؓ کے ایمان اور ان کے فضائل میں کچھ شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ جائے۔

اصحابِؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کی بشارت

(۳) ...... لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۸۸) اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۸۹)

(آیت ۸۸ تا ۸۹ سورۃ توبہ)

لیکن رسول نے اور جو اس کے ساتھ (ہو کر) ایمان لائے ہیں، انہوں نے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور انہیں کے لئے خوبیاں ہیں۔ اور وہی (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہنے والے ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

صحابہؓ کا ایمان اور جماعت صحابہؓ کی شان

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

قُرُبٰتٍ عِنۡدَاللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (۹۹)

اور دیہاتیوں میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو مال وہ خرچ کرتے ہیں، اس کو اللہ کے نزدیک ہونے اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ سن لو کہ بے شک وہ ان کے لئے نزدیکی کا ذریعہ ہے۔ اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (آیت ۹۹ سورۃ توبہ)

عبدالوحید الحنفی حافظ خادم اہلسنت

اللہ صحابہؓ سے محبت رکھتا ہے

(۴) ...... لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۸)

بے شک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے، اس بات کا زیادہ حق رکھتی ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو (نماز پڑھے) اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (آیت ۱۰۸ سورۃ توبہ)

اللہ صحابہؓ پر شفیق اور مہربان ہے

(۵) ...... لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (۱۱۷) وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ۚ حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ۚ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۱۱۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (۱۱۹) (آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹ سورۃ توبہ)

خادم اہلسنت
عبدالوحید الحنفی

ترجمہ: بے شک اللہ نبی اور مہاجرین و انصار پر مہربان ہوا جنہوں نے سخت گھڑی میں اس کا حکم مانا (یعنی) اس کے بعد (بھی) کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک فریق کا دل ٹیڑھا ہو جائے۔ پھر اللہ ان پر مہربان ہوا۔ بے شک وہ ان پر شفیق مہربان ہے۔ اور ان تین اصحاب پر بھی (مہربان ہوا جو جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود اپنے فراخ ہونے کے تنگ ہوگئی۔ اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ تو پھر اللہ ان پر مہربان ہوا تا کہ وہ اس کی طرف پھر آئیں۔

بے شک اللہ جو ہے وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔

غزوۂ تبوک

(۱) امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا: ”سَاعَةِ الْعُسْرَةِ“ سے مراد غزوۂ تبوک ہے۔

(تفسیر دُرمنثور ج۳ زیر آیت ۱۱۷ التوبہ بحوالہ تفسیر ابن جریر طبری ج۱۱ ص۶۶)

تین انصاری صحابہؓ کا واقعہ

(۲) امام ابن جریر، ابن منذر، ابوالشیخ، ابن مندہ، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ ”وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا“ کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ یہ تین کعب بن مالکؓ، ہلال بن اُمیہؓ اور مرارہ بن ربیعہؓ تھے اور تینوں انصار میں سے تھے۔

(تفسیر درمنثور ج۳، تفسیر طبری ج۱۱)

(۳) ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع نے مذکورہ آیت (۱۱۹ سورۃ توبہ) کے بارے میں فرمایا: یہ آیت ان تینوں کے بارے میں نازل ہوئی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا۔ ان سے کہا گیا کہ تم محمد ﷺ اور آپ کے اصحابؓ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(تفسیر دُرمنثور ج۳ ص۸۷۳ بحوالہ تفسیر طبری ج۱۱ ص۶۸)

(۴) حضرت ابن عمرؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: تم حضرت محمد ﷺ اور آپ کے اصحابؓ کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر دُرمنثور زیر آیت ۱۱۹ سورہ التوبہ)

صحابہؓ کو اللہ اچھا ٹھکانہ جنت دیں گے……مہاجرین کو بشارت

(٦) …… وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (۴۱) الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (آیت ۴۲ سورۃ نحل)

عبدالوحید الحنفی

اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا، ہجرت کی، ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھے ٹھکانے پر لگا کر رہیں گے اور بے شک آخرت کا ثواب (اس سے) بڑھ کر ہے، اگر وہ جانیں۔ (وہ مہاجر جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

صحابہؓ کو دُنیا و آخرت میں بشارت

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ "وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا …… الخ" اس سے مراد محمد ﷺ کے اصحابؓ ہیں۔

اہل مکہ نے ان پر ظلم کیا، انہیں اپنے گھروں سے نکالا۔ ان میں سے

بعض حبشہ کے علاقہ میں ہجرت کر گئے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مدینہ عطا فرمایا۔ مدینہ طیبہ کو ان کے لئے دار ہجرت بنایا اور مومنین سے ان کے انصار بنائے۔

”وَ لَاَجْـرُ الْاٰخِـرَةِ اَكْبَرُ“ اور اللہ تعالیٰ جو انہیں جنت اور نعمتیں عطا فرمائے گا، وہ بہت بڑا اجر ہے۔ (تفسیر در منثور ج۴ ص۳۱۹ بحوالہ تفسیر طبری ج۱۴)

صحابہؓ کو جنت کا وعدہ

امام ابن جریرؒ اور ابن المنذرؒ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب وہ کسی مہاجر کو کچھ عطا فرماتے تو کہتے: پکڑو! اللہ تعالیٰ تمہارے لئے برکت دے۔ یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے دُنیا میں دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور جو اس نے تیرے لئے آخرت میں ذخیرہ کر رکھا ہے، وہ بہت بڑا ہے۔ کاش! وہ اس حقیقت کو جانتے۔

(تفسیر در منثور ج۴ ص۳۱۹ بحوالہ تفسیر طبری ج۱۴)

صحابہؓ کو جہاد کی اجازت......صحابہؓ کی حکومت کا نظام کیسا ہوگا؟

(۷) ...... اُذِنَ لِلَّـذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ .... (ط۴۰)

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ...... (۴۱)

(پ۱۸ سورۃ حج ع۱۳ آیت ۳۹ تا ۴۱)

جن لوگوں سے (ناحق) لڑائی کی جاتی ہے، ان کو (لڑائی کی) اجازت دی گئی۔ کیوں کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بے شک اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ (۳۹)

وہ (بے چارے) وہ ہیں جو ناحق اپنے گھروں سے صرف اتنا کہنے پر نکالے گئے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔...................................(۴۰)

وہ وہ ہیں کہ اگر ہم ملک میں ان کے پاؤں جما دیں تو وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں گے۔ اور (لوگوں کو) اچھی باتوں کی ہدایت کریں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا اخیر انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔ (۴۱)

آیت تمکین

اس آیت تمکین میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین صحابہؓ کے متعلق ایک اعلان فرمایا ہے: (جن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا تھا اور وہ رسول اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے) کہ اگر ہم ان کو

ملک میں حکومت و اقتدار دے دیں تو وہ ضرور ان چار کاموں کی تکمیل کریں گے۔ اور چونکہ ان مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے آنحضرت ﷺ کے بعد ان چار اصحابؓ (یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضٰی رضی اللہ عنہم) کو ہی ملکی اقتدار عطا فرمایا ہے، اس لئے حسب اعلان خداوندی قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ قطعی عقیدہ لازم ہے کہ ان چاروں خلفاء نے ضرور وہ کام سرانجام دیئے ہیں، جن کا اس آیت میں ذکر ہے: یعنی اقامت صلوٰۃ، ایتاء زکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اور اگر کوئی شخص باوجود اس اعلان خداوندی کے ان خلفائے اربعہ کو برحق تسلیم نہیں کرتا تو وہ اس آیت کا منکر ہے۔ اور اس کے نزدیک اللہ تعالٰی کا مذکورہ اعلان صحیح ثابت نہیں ہوا، العیاذ باللہ۔ اور اس آیت کا یہ مطلب بھی نہیں لیا جا سکتا کہ مذکورہ تمکین و اقتدار کا وعدہ مابعد کے خلفاء کے لئے ہے۔ کیوں کہ یہ اعلان **"الذین اخرجوا من دیارھم"** کے لئے ہے، جو مہاجرین صحابہؓ ہیں اور سوائے چار خلفاء کے صحابہؓ میں سے اور کسی مہاجر صحابیؓ کو خلافت نہیں ملی، اسی بنا پر ان چاروں خلفاء کی خلافت کو خصوصی طور پر خلافت راشدہ کہتے ہیں، جو قرآن کی موعودہ خلافت ہے۔ اور یہ خلافت ان چار یارؓ میں ہی منحصر ہے۔

(سُنّی موقف از مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۴۴)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مہاجرین صحابہؓ کوخلافت وحکومت دینے کا وعدہ

(۸) ...... وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (آیت ۵۵ سورۃ النور)

(مسلمانو!) جوتم میں سے ایمان لائے اورانہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرورانہیں زمین میں اپنا جانشین بنائے گا۔ جیسا کہ ان لوگوں کو جانشین بنایا تھا جوان سے پہلے ہوگزرے ہیں اوران کے لئے ان کا وہ دِین ضرور قائم کر کے رہے گا جواس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اوران کے خوف (کھانے) کے بعد ضروران (کی حالت) کوامن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ کسی چیز کو میرا شریک نہ کریں گے۔اورجس نے اس (نعمت) کے بعد بھی ناشکری کی تو وہی لوگ بدکار ہیں۔

آیت استخلاف......خلیفہ بنانے کا وعدہ

اس آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ایمان وعمل صالح

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

والے صحابہ کرامؓ کو خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے، جو اس آیت کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے۔ جس پر لفظ ”منکم“ (تم میں سے) دلالت کرتا ہے۔ اور چونکہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مہاجرین صحابہؓ میں سے بالترتیب صرف حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ کو ہی خلافت اور جانشینی کا عظیم شرف نصیب ہوا ہے، اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن خلفاء کے متعلق اس آیت کا وعدہ فرمایا تھا، وہ یہی چار ہیں۔ ان کی خلافت قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور اگر ان چار خلفاء کو اس آیت کا مصداق نہ قرار دیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور آیت میں ”منکم“ (تم میں سے) کی قید کی وجہ سے بعد کے خلفاء اس آیت کا مصداق نہیں قرار دیئے جا سکتے۔

(سُنّی موقف از حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۴۶)

غزوہ خندق میں مومنین صحابہؓ کا ایمان مزید بڑھ گیا

(۹) ...... وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا (۲۲) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قف وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ز صلے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (آیت ۲۳ سورۃ احزاب)

اور جب مومنوں نے (کفار کی) جماعتوں کو (جو مدینے میں ان پر چڑھ آئی تھیں) دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو وہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور اس بات نے ان کے ایمان اور اطاعت کو اور بڑھا دیا۔ مسلمانوں میں کچھ آدمی ایسے ہیں جنھوں نے اس بات کو جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا سچ کر دکھلایا سو بعض ان میں سے وہ ہیں جو اپنی مراد پوری کر چکے اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو (ابھی) انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے عہد میں ذرا) تبدیلی نہیں کی۔

اصحابؓ کے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر وفسق وعصیاں سے نفرت

(۱۰) ...... وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (۷) فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۸) (آیت ۷ تا ۸ سورۃ حجرات)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے۔ اگر وہ بہت سے کاموں میں تمہارا کہا مانے تو تم ضرور مشقت میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہاری طرف ایمان کو محبوب کر دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں اچھا کر کے دکھلایا اور تمہاری طرف کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو برا کر کے دکھلایا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں۔ تیرے پروردگار کے فضل اور رحمت سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اصحابؓ کی تورات و انجیل میں مدح، ان کا خدا کی رضا اور اس کے فضل کا طالب ہونا اور ان میں باہمی محبت و الفت تھی

(۱۱) ...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ ج صلے وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ قف ج... كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (آیت ۲۹ سورۃ فتح)

محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت

(اور) آپس میں نرم دل ہیں۔ (اے مخاطب!) تو انہیں رکوع (اور) سجدے میں دیکھے گا۔ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ سجدہ کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی علامت موجود ہے۔ یہ تورات میں ان کی صفت (بیان کی گئی) ہے اور انجیل میں ان کی صفت مانند کھیتی کی ہے۔ جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوگئی پھر وہ اپنی نال پر کھڑی ہوگئی۔ کاشتکار کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خدا ان کے سبب سے کفار کو غصہ دلائے۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو اُن میں ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضور ﷺ اور خلفاء راشدینؓ کے مناقب

ابن مردویہ، خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”کَزَرْعٍ“ کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے:

”اَخْرَجَ شَطْئَهٗ“ جس نے اپنا پٹھا نکالا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، ”فَاٰزَرَهٗ“ پھر اسے تقویت دی حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ساتھ، ”فَاسْتَغْلَظَ“ پھر وہ مضبوط ہوگیا حضرت فاروق اعظمؓ کے ساتھ، ”فَاسْتَوٰی“ پھر سیدھا کھڑا ہوگیا حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے ساتھ، ”عَلٰی سُوْقِهٖ“ اپنے تنے پر

حضرت علیؓ المرتضیٰ کے ساتھ، "لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ" تا کہ انہیں دیکھ کر کفار غیظ (غصہ) میں جلتے رہیں۔ (تفسیر درمنثور ج۶ زیر آیت سورہ فتح ص ۱۵۰)

خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے مناقب

ابن مردویہ، قلطی، اور احمد بن محمد الزہری نے فضائل الخلفاء اربعہ میں اور شیرازی نے القاب میں حضرت ابن عباسؓ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق، اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ یعنی حضرت عمرؓ فاروق، رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ یعنی حضرت عثمانؓ ذوالنورین، تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یعنی حضرت علیؓ المرتضیٰ، يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح، مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ساتھ، فَاسْتَغْلَظَ یعنی حضرت عمرؓ فاروق کے ساتھ، فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یعنی حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے ساتھ، يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ یعنی حضرت علیؓ المرتضیٰ کے ساتھ، وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تمام صحابہ کرام مراد ہیں۔

(تفسیر درّ منثور ج۶ تفسیر زیر آیت ۲۹ سورہ الفتح ص ۱۵۰)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حاصل: لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کی آیت سے معلوم ہوا کہ اصحابؓ رسول ﷺ کی ایمانی صفات کے تذکرہ سے جس آدمی کے دل میں غیظ و غضب پیدا ہو جائے، وہ کافر ہے۔

آیت معیت جماعت صحابہؓ

یہ آیات ان تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) اصحابِؓ رسول ﷺ کے حق میں نازل ہوئی ہے، جو واقعہ حدیبیہ ۶ھ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور جن کو ایک کیکر کے درخت کے نیچے حضور رحمت للعالمین ﷺ کے دست مبارک پر حضرت عثمانؓ ذوالنورین کا انتقام لینے کے لئے موت و جہاد کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ فتح کی آیت **لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ** (یعنی اللہ تعالیٰ ان اہل ایمان سے راضی ہو گیا جو ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ کی بیعت کر رہے تھے) میں اپنی رضامندی کی سند عطا فرمائی ہے۔ اسی لئے اس تاریخی بیعت کو بیعت رضوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ قرآن میں مذکورہ بالا مخصوص صفات کاملہ ان اصحابِؓ حدیبیہ کو آنحضرت ﷺ کی معیت و صحبت کے فیضان سے نصیب ہوئی تھیں، اس لئے درجہ بدرجہ ان آیات کا مصداق ثانوی درجے میں وہ تمام اصحابؓ ثابت ہوتے ہیں جن کو حضور

رحمت للعالمین ﷺ کی صحبت اور سنگت کا عظیم شرف حاصل ہوا ہے۔
(سُنّی موقف از مولانا قاضی مظہر حسین ؒ چکوالی ص ۳۱)

آیت معیت کی محققانہ تفسیر

اس آیت کی تشریح میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی تحریر فرماتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے:

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان کے ہمراہی کافروں پر تو بڑے تیز و تند (۲) اور ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور ایک دوسرے کے دوست (۳) تو انہیں دیکھے تو رکوع میں جھکے ہوئے (۴) سجدے میں پڑے ہوئے (۵) اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی سے غرض ہے (٦) ان کے چہروں میں علامتیں موجود ہیں سجدہ کے اثر سے۔

یہاں تک آیت کے معنوں کا بیان تھا۔ اب اس ہیچمدان کی سنیے:

صحابہؓ کا نشانِ اکملیتِ ایمان

اوّل جناب باری تعالیٰ نے پیغمبر خدا ﷺ کی تعریف کی، بعد میں اصحابؓ کی۔ تو قرینہ عقلیہ سے معلوم ہوا کہ بعد رسول اللہ ﷺ کے اس امت میں اصحابؓ کا رُتبہ ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جو وصف کہ رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ہوگا، اس کے بعد اس وصف کا رُتبہ ہوگا جو صحابہؓ کی مدح میں بیان ہوا ہوگا۔ مگر ہم نے دیکھا تو حضرت ﷺ کی مدح میں رسول اللہ (ﷺ) کا

لفظ ہے اور اصحابؓ کی مدح میں "**اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ**" (وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز وتند اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور ایک دوسرے کے دوست)۔ تو اس لف ونشر سے معلوم ہوا کہ بعد رسالت کے رُتبہ **بُغْضٌ فِی اللّٰہ** اور **حُبٌّ فِی اللّٰہ** کا ہے۔ کیوں کہ **بُغْضُ فِی اللّٰہ** یعنی خدا کے سبب سے کسی سے عداوت کر لی، یہ بعینہٖ وہی **شِدَّتُ عَلَی الْکُفَّار** ہے۔ اور **حُبُّ فِی اللّٰہ** بعینہٖ **رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ** کا ترجمہ ہے۔

(۲) القصہ صحابہؓ کی تعریف میں ادنیٰ وصف جو بیان کیا گیا ہے تو **اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار** ہے یعنی وہ کافروں پر بڑے ہی تند و تیز ہیں۔ اور چونکہ محبت کرنی آسان ہے، کیوں کہ طبعی بات انسان کی یہ ہے کہ جب کوئی اس سے محبت کرے تو یہ بھی اس کی طرف مائل ہو۔ اس صورت میں اللہ واسطے کی محبت سے ایمان خوب نہیں پرکھا جاتا۔ ہاں عداوت کرنی البتہ دشوار ہے کہ عداوت کے ثمرہ میں دوسرا بھی عداوت ہی سے پیش آئے گا۔ کسی کو خدا واسطے کسی سے بغض ہو تو یہ نشان کمال ہی سمجھا جائے گا۔

(۳) صحابہؓ کو یوں تو ہر کافر دشمنِ خدا اور دشمنِ رسول ﷺ پر غیظ و غضب آتا تھا لیکن اس آیت میں زیادہ تر اُس غیظ وغضب کی طرف اشارہ ہے جو ان کو کفار مکہ پر اس قصہ میں پیش آیا۔ سو ان میں سے مہاجرینؓ انہیں کفار کے اقرباء میں سے تھے تو ان کے حق میں لفظ **اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار**

نشان اکملیت ایمان کا سمجھنا چاہیے۔ اور درصورتیکہ ادنیٰ وصف ان کا اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ ان کا ایمان کامل تو کیا اکمل ہے۔ تو اعلیٰ اوصاف تو اعلیٰ ہیں اور چونکہ مومنانِ کامل الایمان گنے چنے ہوئے ہوتے ہیں۔ کچھ ایسی سہل بات نہیں کہ دخل در معقولات کی طرح ہر کوئی کمالِ ایمان حاصل کر لے۔ مع ہذا قرینہ اس بات کا کہ اوّل رسول اللہ ﷺ کا اس اُمت میں اوّل نمبر ہے اور صحابہؓ کا دوم۔ تو ہم بالیقین سمجھتے ہیں کہ صحابہؓ کرام اوّل قسم کے مخلصین میں سے تھے کہ شیطان بھی ان کے اغوا سے کانوں پر ہاتھ دھرتا تھا۔ بلکہ بایں نظر کہ شیطان رأس و رئیس کفار ہے۔ اور صحابہؓ **اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار** ہیں تو شیطان پر اور بھی اشد ہوں گے۔

(۴) علیٰ ہذا القیاس نفس اعدائے دین میں سے بلکہ سب سے بڑھ کر شیطان بھی اس کے سہارا اپنا کام کرتا ہے۔ وہ اگر نہ مانے تو شیطان کیا کرے۔ بہرحال نفس و شیطان سے ان کی عداوت اور بھی زیادہ ہوگی۔ اور ان دونوں پر وہ اور بھی اشد ہوں گے۔ الغرض صحابہؓ کرام کے سامنے نفس و شیطان مغلوب ہوئے۔

(۵) سو یہی وجہ ہوگی کہ حضرت عمرؓ کے سایہ سے بھی شیطان بھاگتا تھا۔ کیوں کہ سب صحابہؓ میں کافروں کے باب میں زہر قاتل تھے۔ ان کے حق میں **اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار** ہونا سب میں زیادہ صادق آتا تھا۔ بھلا

شیطان جن سے خود بھاگے، انہیں کیا گمراہ کرے گا۔ شیطان کو ایسی جگہ اپنی ہی پڑ جاتی ہے۔ (تلخیص ہدیۃ اشیعہ طبع قدیم ص ۶۱ تا ۶۵، جدید ص ۸۱ تا ۸۸)

صحابہؓ کا دین اللہ کا دین ہے

صحابہؓ کرام کی قرآنی وایمانی صفات از مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَ اخْشَوْنِ ○ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○ (پ ۲۶ سورہ الفتح آیت ۲۸ تا ۲۹)

ترجمہ: آج مایوس ہو گئے ہیں کافر لوگ تمہارے دین سے۔ پس تم ان سے مت ڈرو۔ تم مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے۔ اور تم پر میں نے اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور راضی ہو گیا میں تمہارے لئے اسلام کے دین پر۔

"الیوم یئس الذین کفروا" (آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے) خطاب کن سے ہے؟ صحابہؓ کرام سے۔ یعنی براہِ راست صحابہؓ کو خطاب فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی صحابہؓ کے مربی ہیں۔ قرآن مجید میں کتنی آیتیں ہیں، جن میں براہِ راست اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم کو ایسا کرنا چاہیے تھا اور یہی تعلیم ہے۔ فرمایا: آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے۔ سبحان اللہ! فرمایا: ''تمہارے دین سے''! دین وہ ہے جو صحابہؓ نے لیا اور صحابہؓ سے

آگے چلا۔ دین ہے تو اللہ کا۔ بنایا تو اللہ نے ہے، لیکن اب ان کے سپرد ہے۔ اللہ کی یہ امانت ان کے سپرد ہے۔

انہی الفاظ سے سمجھو کہ آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے۔ صحابہؓ کا دین وہی ہے جو اللہ کا دین ہے۔ جو اللہ کا دین ہے وہی صحابہؓ کا دین ہے۔ یعنی جس دین کو صحابہؓ نے مانا ہے، جس پر عمل کیا ہے، وہ اللہ کا دین ہے۔ اس لئے جو صحابہؓ کو نہیں مانتا، جو صحابہؓ کے دین کا منکر ہے، وہ اللہ کے دین کا بھی منکر ہے۔ یہ نسبت جو ہے، بہت بڑی بات ہے۔

صحابہؓ کے دین سے کافر مایوس ہو گئے

فرمایا: آج کافر لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں۔ گویا ایک تو جماعت صحابہؓ کرام کی ہے، جو حضور ﷺ کے ساتھ ہیں۔ اور ایک جماعت کافروں کی ہے، جو حضور ﷺ کے دشمن ہیں۔ دو ہی دھڑے ہیں۔ اب رافضی یا خارجی نعوذ باللہ صحابہؓ کو خواہ تھوڑوں کو یا زیادہ کو، اس دھڑے میں ڈالتے ہیں کہ نعوذ باللہ جو حضور ﷺ کے خلاف ہیں۔

اور اہل السنّت والجماعت یہ کہتے ہیں کہ سارے صحابہؓ کرام حضور ﷺ کی جماعت ہیں۔ درجہ جدا جدا ہے۔ اور اللہ سب سے فرما رہے ہیں: "مــن دینکم" (تمہارے دین سے)۔

صحابہ کرامؓ کی خوش نصیبی

یہ آیت نازل ہوئی عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن، نویں ذی الحجہ ۱۰ھ کو (حجۃ الوداع کے موقع پر)۔ بعض روایتوں میں ستر ہزار (۷۰۰۰۰) صحابہؓ کی تعداد موجود تھی، بعض روایتوں میں زیادہ ہے۔ بہرحال لاکھ یا کم و بیش صحابہؓ کے عظیم مجمع کے سامنے حضور ﷺ اس زمانے میں موجود۔ آج حاجی خوش نصیب ہیں جو ہزارہا روپیہ خرچ کر کے جاتے ہیں۔ نیت ٹھیک ہے تو آج بھی خوش نصیب ہیں۔ لیکن صحابہؓ کرام کا حج تو ساری اُمت میں سب سے اعلیٰ ہے۔ کیوں کہ وہ حضور ﷺ کے ساتھ ہیں۔ حضور ﷺ سامنے جلوہ فرما ہیں۔ صحابہؓ کرام سامنے ہیں۔ ہزارہا کا مجمع ہے۔ لاؤڈ اسپیکر نہیں ہے۔ لیکن لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے جتنا مجمع زیادہ ہوتا تھا، معجزانہ طور پر حضور ﷺ کی آواز سب تک پہنچ جاتی تھی۔ کوئی صحابیؓ ایسا نہیں کہ حضور ﷺ کی آواز اُس تک نہ پہنچ رہی ہو۔ حضور ﷺ اونٹنی پر سوار ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع کا ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اللہ خوش خبری اور بشارت دے رہے ہیں، ان صحابہؓ کو جو حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور ان کو اس لئے بشارت دے رہے ہیں کہ مکہ معظّمہ میں یہی ماریں کھاتے رہے ہیں۔ یہی مظلوم تھے۔

اللہ کے لئے آدمی جتنی محنت کرے، اتنا ہی اللہ کے ہاں مقبول ہوگا۔

اتنی بے بسی اور مظلومیت تھی کہ سارا سارا دن مارتے ہیں، کوئی چھڑانے والا نہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ راتوں رات خود نبی کریم ﷺ ہجرت کے لئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یارِ غار بنا کر لے جا رہے ہیں۔ کتنا مشکل وقت اور بظاہر کتنی کمزوری ہے۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ آٹھویں سال مکہ بھی فتح ہو گیا۔ اب دسویں سال حج بھی ہو رہا ہے۔ آج کوئی کہنے والا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ یا تم یہ نہ کرو۔ ساری طاقتیں اللہ نے ختم کر دیں۔ یہ صحابہؓ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ دُنیا میں یہ انقلاب تو کہیں دیکھا نہ ہوگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کفار کو مغلوب کر دیا، بڑے بڑے طاقتور قریشی سردار تھے، جنگجو قوم تھی۔ سب کچھ تھا لیکن اللہ نے دین کو غالب کرنا تھا، اس لئے جماعت صحابہؓ کو اللہ نے تیار فرمایا۔

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

صحابہؓ کے غلبہ کی خوش خبری

تو یہ سمجھو! یہی سُنّی مذہب ہے۔ دشمن انہیں (صحابہؓ) پر لعن طعن کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کیا فرما رہے ہیں: **"الیوم یئس الذین کفروا من دینکم"** آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے ہیں۔ اب یہ کافر جو ہیں، اسلام کے دشمن، یہ مایوس ہو گئے ہیں۔ عالم اسباب میں اب ان کو یہ اُمید نہیں رہی ہے کہ یہ ہم سے شکست کھا سکیں گے۔ یا ہم کبھی کامیاب ہوں گے۔ کتنی بڑی بات ہے! قطعی اعلان کر دیا کہ آج کافروں کے دِل ٹوٹ گئے۔ پہلے

لڑتے رہے۔ کوششیں، منصوبے، سازشیں، ساری مادی طاقتیں، عقلی منصوبے سب کچھ گئے۔ لیکن اللہ نے ان کو مغلوب کرنا تھا۔ اسلام کو پھیلانا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ اعلان فرما رہے ہیں: اب کافروں کو امید رہی ہی نہیں ہے کہ یہ اسلام اور یہ اسلام والے جو ہیں، وہ ہمارے مقابلہ میں کمزور ہو جائیں گے۔ آج خود دب گئے ہیں۔ مایوس ہیں۔ یہ خوش خبری سُنا دی۔

صحابہؓ کو تکمیل دین کی خوش خبری

"الیوم اکملت لکم دینکم" آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اب یہ آیت ہے آیتِ تکمیل دین۔ یہ خوش خبری اور بشارت ہے۔ یہ دلیل ہے اہل سنت کی کہ جو دین اُن صحابہؓ نے رکھا، جس کی آگے تبلیغ کی، وہ دین اللہ کی طرف سے ہے۔ کہا جاتا ہے ناں کہ معاذ اللہ انہوں نے دین کو بدلا۔ بھئی! اگر کوئی دین کو بدل سکتا تو کیا یہ بشارت ہو سکتی ہے؟

آج اللہ فرمائے کہ تمہارے دین کو کامل کر دیا اور وہ دین کل کو بدل دیں؟ اعلان اللہ تعالیٰ اسی وقت کرتے ہیں کہ اب اللہ اپنی قدرت سے اس دین میں تبدیلی نہیں ہونے دیں گے۔ ہزار کوئی کوشش کرے، لیکن دین اصلی رہے گا۔ اور دین اصلی وہ ہے جو صحابہؓ کو ملا اور آج تک بلکہ قیامت تک رہے گا۔ اس لئے صحابہؓ کو مان لو تو اللہ کا دین تم نے مان لیا۔ صحابہؓ کو نہ مانا تو اللہ کا دین جو ہے اس کا تم نے گویا انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

لئے میں نے اپنا دین مکمل کر دیا۔

اللہ کے ہاں صحابہ کرامؓ کی محبوبیت

اب سمجھو! تمہارے لئے تمہارا دین کیوں فرمایا؟ تا کہ قیامت تک قرآن مجید کو پڑھنے والا سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعے دین پہنچایا۔ اب دین کو انہوں نے لے لیا ہے۔ وہ اسی دین پر پختہ ہیں۔ قائم ہیں۔ اب یہ دین ان کو ایسا محبوب ہے کہ جان چلی جائے لیکن دین کو نہیں چھوڑتے۔ اُن کا دین، اللہ کا دین۔ اللہ کا دین، ان کا دین۔

جس طرح ایک دوسری آیت میں فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ

ترجمہ: اے ایمان والو! میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔ (سورۃ الممتحنۃ آیت ۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو اللہ کا دشمن ہے، صحابہؓ کا وہی دشمن ہے۔ جو صحابہؓ کا دشمن ہے، وہی اللہ کا دشمن ہے۔ صحابہؓ کا دشمن، اللہ کا دشمن! اللہ کا دشمن، صحابہؓ کا دشمن! کیا یہ معمولی بات ہے؟ کیا یہ معمولی شان ہے؟ نبوت کے بعد یہی مقام ہے۔

اللہ کے دشمن کو اور صحابہؓ کے دشمن کو دوست نہ بناؤ

"لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ" (میرے دشمن کو اور اپنے

دشمن کو دوست مت بناؤ)۔ یہ کیوں فرمایا اپنے دشمن کو؟ کیوں کہ جو صحابہؓ کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ جو اللہ کا دشمن ہے، وہ صحابہؓ کا دشمن ہے۔ یہ معمولی شان نہیں۔ نبوت کے بعد یہی مقام ہے۔

اسی طرح جو اللہ کا دین، وہی صحابہؓ نے دین لیا۔ جو صحابہؓ کے پاس دین تھا، وہی اللہ کا دین سمجھو۔ صحابہؓ کی پیروی میں وہ دین حاصل کرو، جس کا معنی ہے اہل السنّت والجماعت۔

پھر بشارت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جانتے ہیں کہ ان کے اندر خلوص کا نور ہے۔ انہوں نے سیاست و اقتدار کے لئے یہ قربانیاں نہیں دیں، انہوں نے میرے لئے دی ہیں۔ اس لئے فرمایا: تمہارا دین میرا دین ہے اور تمہارے لئے یہ دین میں نے مکمل کر دیا۔ ہے تو یہ ہمارے لئے بھی، لیکن اصل مقصود وہ صحابہؓ کرام ہیں کہ اُن کی تکمیل ہوئی۔

دین بھی کامل اور صحابہؓ بھی کامل

فرمایا: ”وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ“ اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ یہ دوسری بات سمجھو! وہ تو ہے ناں، دین کامل ہو گیا۔ اب یہ ہے کہ ”وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ“ اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اس سے ثابت ہوا کہ تم بھی کامل ہو گئے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

''میں نے اپنی نعمت پوری کر دی'' کا کیا معنی ہے؟

دین بھی کامل اور دین والے بھی کامل۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ نبوت کے بعد جتنے کمالات ہیں، درجہ بدرجہ اللہ نے صحابہؓ کو عطا فرما دیئے۔

صحابہؓ کرام کو تین بشارتیں

"وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" اور راضی ہو گیا میں تمہارے لئے اسلام کے دین پر۔ اب یہ دیکھو! یہ تین بشارتیں اور خوش خبریاں ہیں صحابہؓ کرام کو قرآن کی۔ اب جو روایتیں لے کر صحابہؓ پر جرح کرتے ہیں تو قرآن کے اصول کی روشنی میں دیکھو کہ ان کی شان کے مطابق ہے تو قبول کرو۔ مطابق نہیں ہے تو رد کر دو۔

صحابہؓ کا اختلاف اصولی نہیں فروعی تھا

ساری جماعت صحابہؓ جو اس وقت موجود ہے، سب کو خطاب ہے کہ تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ سب کا دین ایک ہے۔ صحابہؓ میں کوئی اصولی، دینی اعتقادی اختلاف ہے ہی نہیں۔ جو کچھ اختلاف ہے وہ فروعی ہے۔ اور فرمایا کہ تم پر میں نے اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تم کو بھی میں نے نیک اور کامل بنا دیا۔ اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر صحابیؓ کی موت کامل ایمان پر آئی ہے۔ اگر کسی سے کچھ غلطیاں اجتہادی ہو گئی ہیں،

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اللہ نے معاف کر دیا۔ انہوں نے اللہ سے معاف کرالیں۔ یہ حل ہے اُن روایتوں کا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) صحابہؓ یا کم وبیش، ہر صحابیؓ کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی خطا کسی وجہ سے ہوگئی ہے، اللہ نے توبہ کی توفیق دے دی ہے اور اپنے فضل سے ان کی خطا معاف کر دی ہے۔ ہر صحابیؓ کی وفات کامل ایمان پر آئی۔ سیدھے جنت میں گئے، لیکن درجات کا فرق رکھنا پڑے گا۔ کوئی کہے بھئی! حضرت علیؓ صدیق اکبرؓ سے افضل ہیں تو ہم دلائل سے جواب دیں گے کہ یہ غلط ہے۔ کوئی کہے کہ حضرت امیر معاویہؓ حضرت علیؓ سے افضل ہیں تو بھی ہم دلائل سے جواب دیں گے کہ یہ غلط ہے۔ اللہ سمجھ دے، عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج۱۹ ش۱۰ جنوری ۲۰۰۶ ص۹ تا ۱۷)

صحابہؓ کا فوج درفوج اسلام میں داخل ہونا

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ (۱) وَ رَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا (۲) (سورۃ النصر پ۳۰)

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔ اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج درفوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر سورۂ نصر کا نزول

(۱) امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بزار، ابو یعلیٰ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''دلائل'' میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ سورت ایام تشریق کے دوران منیٰ کے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ حجۃ الوداع ادا فرما رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہچان لیا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

(تفسیر درمنثور ج ٦ ص ١١٥٦ بحوالہ دلائل النبوۃ از بیہقی ج ۵)

خادم اہلسنّت عبدالحمید الحنفی

فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوئے

(۲) امام ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ پر "**اذا جآء نصر اللہ و الفتح**" نازل کی گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ بن ابی طالب! اے فاطمہؓ بنت محمدﷺ! اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور فتح آ گئی۔ اور میں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ **سبحان ربی و بحمدہ**۔ اور میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(تفسیر درمنثور ج ٦ ص ١١٥٦ تفسیر زیر آیت سورہ نصر)

حضور ﷺ اور صحابہؓ کا درجہ باقی تمام لوگوں میں بہتر ہے

(۳) امام ابوداؤد طیاسی، ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''دلائل النبوۃ'' میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ سورت ''اذا جآء نصر اللہ و الفتح'' نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے آخر تک یہ سورت پڑھی، پھر ارشاد فرمایا: میں اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دوسرے لوگوں میں درجے میں بہتر ہیں۔ فتح (مکہ) کے بعد کوئی ہجرت نہیں، البتہ جہاد اور نیت (باقی) ہے۔

(تفسیر درمنثور ج۶ ص۱۱۵۶ بحوالہ مستدرک حاکم ج۲)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مہاجرین صحابہؓ اپنے ایمان میں سچے ہیں

(۱۲) ...... لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (آیت ۸ سورۃ حشر)

(مال غنیمت) ان محتاج مہاجروں کا حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے۔ وہ اللہ کا فضل اور (اس کی) رضامندی چاہتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ وہی لوگ (اپنے ایمان میں) سچے ہیں۔

انصار کی مہاجرین سے محبت اور ان کا ایثار

(۱۳) ...... وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط قف وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آیت ۹ سورۃ حشر)

اور (مال غنیمت ان کا حق ہے) جنہوں نے دار اِسلام اور ایمان کو ان سے پہلے اپنا گھر بنا لیا جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے۔ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جو ان مہاجرین کو دیا جاتا ہے اس سے اپنے دلوں میں خلش نہیں پاتے۔ اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ خود بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا گیا تو ایسے لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جن اصحابؓ نے فتح مکہ سے پیشتر راہِ خدا میں مال صرف کیا اور لڑے، ان کا درجہ بعد والوں سے بڑا ہے

(۱۴) ...... لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ ط اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

تم میں سے جنھوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (اپنا مال راہ خدا میں) خرچ کیا اور (کافروں سے) لڑے، ان کے برابر نہیں ہو سکتے جن میں یہ وصف موجود نہیں ہیں۔ وہ درجے میں ان لوگوں سے بڑھ کر ہیں جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور لڑے۔ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے عملوں سے خبردار ہے۔ (آیت ۱۰ سورۃ حدید)

فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والوں کا درجہ

(۱) امام سعید بن منصور، ابن منذر اور عبد بن حمید نے بیان کیا کہ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا: **"لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح"** میں وہ لوگ مراد ہیں جو فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے۔ یعنی وہ اسلام لائے۔ آپ فرماتے ہیں: جس نے ہجرت کی، وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جنھوں نے ہجرت نہیں کی۔ فرمایا: "الحسنٰی" سے مراد جنت ہے۔ یعنی اللہ نے سب کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۴۲۳ زیر آیت ۱۰ سورہ الحدید)

فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والوں کا درجہ

(۲) امام سعید بن منصورؒ نے حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں سے ایک قوم آئے گی (اور آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ فرمایا)، تم اپنے اعمال کو ان

کے اعمال کے سامنے کم خیال کرو گے۔ لوگوں نے عرض کی: کیا ہم بہتر ہیں یا وہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم (بہتر ہو)۔ پس اگر ان میں سے کوئی احد پہاڑ کی مثل بھی سونا خرچ کرے گا تو وہ تم میں کسی کے ایک مد بلکہ اس کے نصف کو بھی نہیں پا سکے گا۔ پس یہ آیت ہمارے اور (بعد کے) لوگوں کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ اَنْفَقَ ...... الخ۔

(تفسیر در منثور ج ٦ ص ٤٢٥ تفسیر سورہ الحدید آیت ١٠)

مہاجرین اور انصار سے خدا کا راضی ہونا

(١٥) ...... وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(آیت ١٠٠ سورۃ توبہ)

اور مہاجرین اور انصار میں سے (اِسلام میں) بڑھ جانے والے اول رہنے والے اور جنہوں نے اچھی باتوں میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اس نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ انہیں (باغوں) میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اللہ نے تمام صحابہؓ کی مغفرت فرمادی ہے

(۱) امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابونعیمؒ نے ''المعرفہ'' میں حضرت ابوموسیٰؓ سے یہ بیان کیا ہے کہ ان سے **"والسبقون الاولون"** کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب منہ کر کے نمازیں ادا کی ہیں۔

(تفسیر درمنثور ج۳ ص۸۱۶ بحوالہ تفسیر طبری ج۱۱ تفسیر زیر آیت ہذا)

(۲) امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن منذر، ابن مردویہ اور ابونعیم نے ''المعرفہ'' میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت سعید بن المسیبؒ نے **"والسبقون الاولون"** کے بارے میں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قبلتین کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

(تفسیر درمنثور ج۳ ص۸۱۷ تفسیر زیر آیت ہذا)

(۳) امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اوزاعیؒ کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر، قاسم، مکحول، عبد بن ابی لبابہ اور حسان بن عطیہؒ نے مجھے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحابؓ کی ایک جماعت کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جب یہ آیت **"وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ"** سے لے کر **"وَ رَضُوْا عَنْهُ"** تک نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میری تمام اُمت (جماعت صحابہؓ) کے لئے ہے۔ اور رضامندی

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی حفظہ

کے بعد ناراضگی نہیں ہوتی۔ (تفسیر درمنثور ج۳ ص۸۲۱ زیر آیت ۱۰۰ التوبہ)

(۴) امام ابوالشیخ اور ابن عساکرؒ نے حضرت ابوصخر حمید بن زیادؒ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظیؒ کو کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ کے بارے میں بتائیے، میں صرف آزمائش کا ارادہ رکھتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہؓ کی مغفرت فرما دی ہے۔ اور ان سب کے لئے اپنی کتاب میں جنت واجب کر دی ہے۔ چاہے وہ نیکیاں کرنے والے ہوں یا خطاؤں کا ارتکاب کرنے والے۔ میں نے ان سے کہا: کون سا وہ مقام ہے جہاں اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت واجب قرار دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتا؟ "**والسبقون الاولون من المهاجرين و الانصار ...... الخ الآیہ**۔

اللہ نے جمیع صحابہؓ کے لئے جنت اور اپنی رضا واجب کر دی ہے

(۲) محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: اللہ نے حضور ﷺ کے جمیع اصحابؓ کے لئے جنت اور اپنی رضا واجب کر دی ہے اور تابعین پر ایسی شرط عائد کی ہے جو اُن پر نہیں لگائی۔ میں نے پوچھا: ان پر کون سی شرط لگائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان پر یہ شرط عائد کی گئی کہ وہ انتہائی عمدگی اور احسان کے ساتھ ان کی اتباع اور پیروی کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ اعمالِ حسنہ

عبدالوحید الحنفی

میں ان کی اقتداء کی جائے گی۔ (تفسیر درمنثور ج۳ ص۲۱۷ سورۃ التوبہ زیر آیت ۱۰۰)

صحابہؓ کی اتباع کرنے کا حکم

امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کسی صحابیؓ کا ذکر کیا اور نقص بیان کیا۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا:

والسّٰبقُون الاوّلُون من المُهاجرين والانصار والّذين اتّبعُوْهُم بِاحسان رضى اللّٰه عنهُم و رضُوا عنه

(تفسیر درمنثور ج۳ ص۲۱۷)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مہاجرین وانصار صحابہؓ معیار حق ہیں

(۲) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے مومنین کا ذکر کیا ہے:

(۱) **مہاجرین:** جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے ترک وطن کیا۔

(۲) **انصار:** (یعنی مددگار) مدینہ منورہ میں رہنے والے صحابہؓ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین صحابہؓ کی دین میں نصرت فرمائی ہے۔

(۳) **وہ مومنین جو مہاجرین و انصار میں شامل نہیں:** اور بعد میں آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر ایمان لانے والے ہیں۔ اور

مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی مخلصانہ طور پر پیروی کرنے والے ہیں۔ اور ان صحابہؓ کے بعد قیامت تک کے مومنین اس آیت کا مصداق بنتے ہیں جو مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی خلوص و نیکی سے اتباع کرنے والے ہیں۔ ان سب سے اللہ راضی ہے اور وہ بھی اللہ سے راضی ہیں۔

اور اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ تمام اصحابِؓ رسول ﷺ میں سے افضلیت ان صحابہؓ کرام کو حاصل ہے جو مہاجرین اور انصار میں سے ہیں۔ یہ ان صحابہؓ کے لئے معیار ہیں جو ان (مہاجرین و انصار) میں شامل نہیں۔ اور مجموعی حیثیت سے تمام جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد کے ان تمام مومنین کے لئے معیارِ حق ہیں جن کو صحابی ہونے کا شرف نصیب نہیں ہوا۔ اور مہاجرین صحابہؓ میں سے بھی یہ چار اصحابؓ افضلیت رکھتے ہیں جن کو حق تعالیٰ نے خلافت راشدہ کا عظیم منصب عطا فرمایا ہے: یعنی امام الخلفاء حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔ (سُنّی مؤقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۳۳)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

قرآن کے سابقون الاوّلون کون ہیں؟

اصل یہ ہے کہ تقدم و تاخر اضافی امور میں سے ہیں۔ ہر پہلا شخص متقدم ہے اور بعد میں آنے والا متاخر۔ اسی اعتبار سے ہر طبقہ میں متقدمین و

متاخرین پائے جاتے ہیں۔ قرآن حکیم میں صحابہ کرامؓ کے بھی دو طبقوں کا سابقون اور آخرون کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ توبہ کی آیت ۱۰۰ میں ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ......(الخ) (۱۰۰)

اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب امت سے) سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ (ایمان لانے میں) ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا (کہ ان کا ایمان قبول فرمایا جس پر ان کو جزا ملے گی) اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے (کہ اطاعت اختیار کی جس کی جزاء سے یہ رضا اور زیادہ ہوگی) الخ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اس جملہ میں اکثر حضرات مفسرین نے حرف ”مِنْ“ کو تبعیض کے لیے قرار دے کر مہاجرین و انصار صحابہ کرامؓ کے دو طبقے قائم کیے ہیں۔ ایک سابقین اوّلین کا، دوسرا دوسرے درجے کے حضرات صحابہ کرامؓ کا۔ پھر اس میں اقوال مختلف ہیں۔ بعض حضرات نے صحابہ کرامؓ میں سے سابقین اوّلین ان کو قرار دیا ہے، جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ حضرت عطاء

بن ابی رباح نے فرمایا کہ سابقین اولین وہ صحابہؓ ہیں، جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ اور شعبی نے فرمایا کہ جو صحابہؓ حدیبیہ کی بیعت رضوان میں شریک ہوئے وہ سابقین اوّلین ہیں۔ اور ہر قول کے مطابق باقی صحابہ کرامؓ مہاجر ہوں یا انصار سابقین اوّلین کے بعد دوسرے درجے میں ہیں۔ (مظہری، قرطبی)

اور تفسیر مظہری میں ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ حرف ”مِـــنْ“ کو اس آیت میں تبعیض کے لئے نہ لیا جائے۔ بلکہ بیان کے معنی میں ہو تو مفہوم اس جملے کا یہ ہوگا کہ تمام صحابہ کرامؓ بہ نسبت باقی امت کے سابقین اوّلین ہیں۔ اور ”**من المهاجرين و الانصار**“ اس کا بیان ہے۔...... الخ

(کشف خارجیت از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ ص ۳۹۴ بحوالہ تفسیر معارف القرآن ج ۴ ص ۴۴۹)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

قرآن میں سبیل المؤمنین کی اتباع کا حکم

(۱۶) ...... وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (پ ۵ النسآء آیت ۱۱۵ رکوع ۱۷)

ترجمہ: اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اُسے اُدھر چلنے دیں گے اور قیامت کے دن جہنم میں داخل کریں اور وہ بری جگہ ہے۔ (ترجمہ از مولانا فتح محمد جالندھری)

''یشاقق'' کا معنیٰ ''دشمنی کرے یا مخالفت کرے'' اس کا مصدر ''مُشَاقَةً'' ہے جو ''اَلشَّقُّ'' سے بنا ہے۔''اَلشَّقُّ'' کے معنیٰ ہیں، جانب اور پہلو۔ یہاں مراد یہ ہے کہ جس جانب رسول ﷺ ہیں اس کے خلاف جانب میں چلے یا رسول اللہ ﷺ کا راستہ چھوڑ کر اپنا الگ راستہ بنائے۔

''نولہٖ'' کا معنیٰ ''ہم اس کو چلنے دیں گے'' اس کا مصدر ''تولیت'' ہے جس کے معنیٰ ہیں والی بنانا، حاکم بنانا اور کوئی چیز کسی کے قبضے میں دے دینا۔ یہاں اختیار دینے کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔تولی بھی اسی مصدر سے بنا ہے، یعنی جو اس نے اختیار کیا یا جس راہ پر وہ چلا۔

(درس قرآن مولانا خواجہ عبدالرحمٰنؒ فاروقی، مصباح اللغات مولفہ مولانا عبدالحفیظ بلیاوی)

''المؤمنین'' سے مراد صحابہؓ ہیں

ظاہر ہے آیت میں ''المؤمنین'' سے مراد وہی اہل ایمان ہیں جو نزول آیت کے وقت موجود تھے، جو قرآن کے اوّلین مخاطب ہیں۔ اور جن کو بارگاہِ رسالت ﷺ سے فیض یاب ہونے کا عظیم دینی شرف نصیب ہوا ہے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی وہ کامل جماعت ہے جن کا اس آیت سے دوسروں کے لئے معیارِ حق ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جن کی پیروی میں جنت ملتی ہے اور جن کی مخالفت سے عذاب جہنم کا سزاوار بنتا ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مجموعی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کے بعد جماعت رسول ﷺ (یعنی صحابہ کرامؓ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قطعی وحی میں وہ شرعی مقام عطا فرمایا ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد کسی اور کو نصیب نہیں ہوا کہ ان کی اتباع باعث رضائے الٰہی اور ان کی مخالفت موجب غضب خداوندی ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (سُنّی مؤقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۲۹)

سنت رسول ﷺ وسنت خلفاء راشدینؓ

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن ابی حاتمؒ نے مالکؒ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدینؓ نے کچھ سنتیں قائم فرمائی ہیں، ان کو اپنانا کتاب اللہ کی تصدیق، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو کمال تک پہنچانا اور اللہ تعالیٰ کے دین کو قوت دینا ہے۔

کسی کو ان میں تغیر وتبدل کرنے اور ان کے خلاف دیکھنے کا حق نہیں۔ جو ان کی اقتداء کرے وہ ہدایت یافتہ ہے، جو ان سے مدد لے وہ مدد کیا گیا ہے۔ جس نے ان کی مخالفت کی، اس نے مومنوں سے مختلف راستہ اپنایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس طرف پھرنے دیتا ہے، جس طرف وہ منہ کرے۔ اللہ اسے جہنم میں داخل کرتا ہے، جو برا ٹھکانہ ہے۔

(جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ابواب الفتن ج ۹ ص ۱۰ دارالکتب العلم بیروت
......تفسیر درمنثور ج ۲ تفسیر زیر آیت ہذا ص ۶۰۳)

خادم التفسیر حافظ عبدالوحید الحنفی

جماعت مؤمنین کو تکلیف دینے والے جہنمی ہیں

(۱۷) ...... اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ (۱۰)

(۳۰ رکوع ۱۰ سورۃ بروج)

ترجمہ: تحقیق جن لوگوں نے تکلیف پہنچائی مومنین اور مومنات کو پھر توبہ نہ کی، پس واسطے ان کے عذاب ہے دوزخ کا اور واسطے ان کے عذاب ہے جلنے کا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

جماعت مؤمنین سے جنت کا وعدہ

(۱۸) ...... وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۷۲)

(پ ۱۰ رکوع ۱۵ آیت ۷۲ سورۃ توبہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مؤمنین اور مومنات سے ایسے باغوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا جو کہ ان ہمیشگی کے باغوں میں ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب نعمتوں سے بڑی چیز ہے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

جماعتِ صحابہؓ کو غزوہ بدر میں بھی المومنین کا لقب

(۱۹) ...... وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ

(پ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۳ آیت ۱۲۴)

ترجمہ: اور خدا نے جنگِ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اس وقت بھی جب تم بے سروسامان تھے، پس خدا سے ڈرو۔ اور ان احسانوں کو یاد کرو تاکہ شکر کرو۔ جب تم مومنوں سے یہ کہہ کر ان کے دل بڑھا رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے۔

ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی

بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی تھی، جب کہ تم حقیر تھے، پس خدا سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔ (اے پیغمبر ﷺ! تم اس وقت کو یاد کر) جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ یہ بات تمہارے لئے کافی نہ ہوگی کہ تمہارا پروردگار (آسمان سے) تین ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کرے گا۔

تفسیر شیعہ: مقبول احمد دہلوی شیعہ مفسر لکھتے ہیں کہ معصومین علیہم السلام کی کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مجاہدین بدر کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ (مقبول ترجمہ وتفسیر)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حاصل کلام: غزوہ بدر میں شامل ہونے والے اصحابِ رسول ﷺ کی تعداد ۳۱۳ تھی جن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ بھی ساتھ تھے اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ بھی حکماً ساتھ تھے۔ کیوں کہ حضور ﷺ کے حکم پر اس موقع پر دختر رسول حضرت رقیہؓ کی تیمارداری پر مامور تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ بھی دیا اور جہاد میں ان کو بھی شامل قرار دیا گیا۔ اور حضرت علیؓ المرتضٰی بھی شامل تھے۔ اور بدری صحابہؓ کو قرآن میں المؤمنین کے لقب سے اللہ تعالٰی نے نوازا ہے۔ اورسورۃ النسآء میں المؤمنین کے مخالف کو جہنمی قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو لوگ ان اصحابِؓ رسول ﷺ المؤمنین کے مخالف ہیں وہ اپنا انجام قرآن کی روشنی میں دیکھ لیں۔

عبدالوحید الحنفی

جماعتِ صحابہ کو غزوہ احد میں المؤمنین کا لقب

(۲۰) ...... وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پ ۴ آل عمران رکوع ۱۳ آیت ۱۲۱)

ترجمہ: اور اس وقت کو یاد کرو جب تم صبح کے وقت اپنے گھر سے روانہ ہو کر ایمان والوں کو لڑائی کے لئے مورچوں پر (موقع بر موقع) متعین کرنے لگے، اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی

اور (اے رسول ﷺ!) تم اُس وقت کو یاد کرو جب کہ صبح ہی صبح تم اپنے بال بچوں میں سے نکلے اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں میں بٹھانے لگے، اور اللہ سننے والا ہے''۔

حاصل کلام: غزوہ احد میں شامل ہونے والوں کو بھی المؤمنین کے لقب سے نوازا گیا ہے اور غزوہ احد میں شامل اصحاب کی مقدس جماعت میں خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ شامل تھے، جو کہ بعد میں خلفائے راشدین بنے۔ اور سورۃ النسآء میں المومنین کے مخالف کو جہنمی قرار دیا گیا ہے اس لئے جنتی بننے کے لئے ان چاروں خلفاءؓ راشدین کو جنتی ماننا اور ان کے راستے کا اتباع کرنا ضروری ہے۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

جماعتِ صحابہؓ کو غزوہ خندق میں المؤمنین کا لقب

(۲۱) ...... وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

(پ ۲۱ سورۃ الاحزاب رکوع ۲ آیت ۲۲)

ترجمہ: اور جب مومنون نے کافروں کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے، یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اور خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے سچ کہا تھا اور اس سے اُن کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگی۔ مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا۔ اس کو سچ کر دکھایا تو اُن میں بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قول کو ذرا بھی نہیں بدلا۔

ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی

اور جس وقت مومنوں نے کافروں کے جتھوں کو دیکھا تو یہ کہا کہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ غرض اس آزمائش نے ان کے ایمان اور تسلیم کو بڑھنے ہی دیا۔ مومنین میں سے ایسے مرد بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو کچھ عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا۔ پس بعض اُن میں سے ایسے ہیں جس کا خاتمہ ہوگیا۔ اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو (شہادت) کا منتظر ہے، اور انہیں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

(ترجمہ مقبول احمد شیعہ دہلوی)

حاصل کلام: غزوہ خندق میں شامل ہونے والوں کو بھی ''المؤمنون'' کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ اور اس غزوہ میں بھی خلفائے راشدین شامل تھے۔

جماعت مومنین کو جنت کی بشارت

(۲۲) ...... اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا O لِیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا O وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا O ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ ؕ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا (لا) لِّیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا وَ یُکَفِّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ ؕ وَ کَانَ ذٰلِکَ عِنۡدَ اللّٰہِ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۙ (۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۱ آیت نمبر ۱ تا ۵)

(اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو فتح دی صریح و صاف تا کہ خدا تمہارے اگلے پچھلے ذنب (گناہ) بخش دے (اگر ہوں) اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تم کو سیدھے رستے چلائے۔ اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے۔ وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تا کہ اُن کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) خدا ہی کے ہیں اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اس لئے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے اور اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن سے

اُن کے گناہوں کو دور کردے اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کرام کو خوشخبری

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن مردویہ اور ابونعیم رحمھم اللہ نے ''المعرفہ'' میں حضرت انسؓ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کے حدیبیہ سے لوٹتے وقت آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ

تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس شے سے محبوب ہے جو زمین پر موجود ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت صحابہؓ کرام کو پڑھ کر سنائی۔ تو ان تمام صحابہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے تو بیان فرما دیا جو کچھ وہ آپ ﷺ کے ساتھ کرے گا۔ لیکن ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ تب یہ آیت آپ ﷺ پر نازل ہوئی:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ط وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا

(تفسیر درمنثور ج ۶ تفسیر سورۃ الفتح آیت ۵ ص ۱۱۲ بحوالہ سنن ترمذی تفسیر سورۃ الفتح ج ص ۱۵۹)

اصحابِ محمد ﷺ رضی اللہ عنہم کو انعام

(۲۳) ...... كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰)

ترجمہ: تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔ تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔

مہاجرین صحابہؓ سب سے بہتر امت ہیں

عبدالوحید الحنفی

(۱) امام عبدالرزاقؒ (۲) ابن ابی شیبہؒ (۳) عبد بن حمیدؒ (۴) فریابیؒ (۵) امام احمد بن حنبلؒ (۶) امام نسائیؒ (۷) امام ابن جریر طبریؒ (۸) امام ابن ابی حاتمؒ (۹) امام ابن منذرؒ (۱۰) امام طبرانیؒ (۱۱) امام حاکمؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ "كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ" سے مراد وہ صحابہؓ ہیں، جنہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔

(بہ حوالہ تفسیر طبری زیر آیت ہذا ج۴ ص ۵۸ ...... تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی ج۲ زیر آیت ہذا ص ۱۷۶)

"كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ" سے مراد صرف حضور ﷺ کے صحابہؓ ہیں

(۲) امام ابن جریر طبریؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حضرت سدی رحمہ اللہ

سے آیت کی تفسیر میں یہ نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرماتا: ”اَنْتُــــمْ“ تو ہم سب اس میں شامل ہو جاتے، لیکن فرمایا: ”کُــنْتُــمْ“۔ یہ صرف حضورﷺ کے صحابہؓ کے لئے خاص ہے۔ جس نے ان کے اعمال جیسے اعمال کئے، وہ بھی ”خیر امة“ میں داخل ہوں گے۔ (حوالہ تفسیر ابن جریر طبری ج۴ ص۵۷، تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی ج۲ ص۱۷۶)

جماعت کامل

(۳) اس آیت میں بہتر جماعت (خیر امت) سے مراد وہی مومنین کاملین ہیں جو اس کے اولین مخاطب ہیں اور جن کو زیارت وصحبت نبویﷺ کی نعمت نصیب ہوئی تھی۔ اور ”اُخْــرِجَــتْ لِــلنَّاسِ“ سے واضح ہوتا ہے کہ جماعت رسولﷺ کو حق تعالیٰ نے خصوصی طور پر کامل ہدایت عطا فرمائی ہے۔ تا کہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت بن سکیں جو زیارت و صحبت نبوی کا شرف حاصل نہیں کر سکے۔ بہرحال جب بلاواسطہ جماعت رسولﷺ کو خداوند عالم نے تمام امتوں اور جماعتوں سے بہتر فرمایا ہے تو پھر جماعت صحابہؓ کے بہتر ہونے میں کسی اہل ایمان کو کیوں کر شک ہوسکتا ہے؟ (سُنّی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال ص ۲۸)

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

(۳)......اصحابِ محمد ﷺ سے آخری امت کی تکمیل

(۱) امام عبدالرزاقؒ (۲) عبد بن حمیدؒ (۳) امام احمد بن حنبلؒ (۴) امام ترمذیؒ (۵) امام ابن ماجہؒ (۶) امام ابن جریرؒ طبری (۷) امام ابن منذرؒ (۸) امام ابن ابی حاتمؒ (۹) امام طبرانیؒ (۱۰) امام حاکمؒ (۱۱) امام ابن مردویہؒ نے حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت نقل کی ہے جب کہ امام ترمذیؒ نے اسے حسن اور امام حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو "کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاس" کے بارے میں ارشاد فرمایا: تم سترویں (۷۰) امت کو مکمل کر رہے ہو۔ تم ان میں سے بہترین اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ترین ہو۔ (تفسیر ابن جریر طبری ج ۴ ص ۵۸ ...... تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۷۷)

(۴)......اصحابِ محمد ﷺ آخری اور بہترین امت ہیں

امام ابن جریر طبریؒ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے ہمارے سامنے ذکر کیا جب کہ آپ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہم قیامت کے روز سترویں امت مکمل کریں گے۔ ان میں سے ہم آخری اور بہترین امت ہوں گے۔

(تفسیر ابن جریر طبری ج ۴ ص ۶۰ ...... تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۷۷)

یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡهٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اسۡوَدَّتۡ

وُجُوهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۶)

ترجمہ: اُس روز کہ بعضے چہرے سفید ہو جائیں گے اور بعضے چہرے سیاہ ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا، کیا تم لوگ کافر ہوئے تھے اپنے ایمان لانے کے بعد، تو سزا چکھو، بہ سبب اپنے کفر کے۔

حدیث......(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اہل السنّت والجماعت تھے

امام ابن ابی حاتم، ابونصر نے ابانہ، خطیب نے اپنی تاریخ اور حضرت لالکائی رحمہ اللہ نے السنّت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت نقل کی ہے کہ اہل السنّت والجماعت کے چہرے روشن ہوں گے۔ بدعتی اور گمراہ لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(تفسیر درمنثور جلد۲ زیر آیت ہذا ص۱۷۴)

حدیث......(۲) اہل سنت کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے

امام خطیب نے مالک کے رواۃ دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اہل سنت کے چہرے روشن اور بدعتیوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(تفسیر درمنثور جلد۲ زیر آیت ہذا ص۱۷۴)

حافظ عبدالوحید الحنفی

حدیث……(۳) اہل سنت کے چہرے قیامت کے دن روشن ہوں گے

امام ابونصر نے ابانہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا۔ فرمایا: اہل سنت اور اہل جماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت اور اہل ہواء کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد۲ زیر آیت ہذا ص۱۷۴)

اُمت سے اوّلیں مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں

خیر سے مراد قرآن وسنت کی اتباع ہے

(۲۵) …… وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(سورۃ آل عمران آیت۱۰۴)

ترجمہ: اورتم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کرے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہیں۔

☆ …… امام ابن مردویہ نے حضرت امام ابوجعفر باقر رحمۃ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا: خیر سے مراد قرآن وسنت کی اتباع ہے۔

(سنن سعید بن منصور ج۳ ص۱۰۸۴ مطبوعہ دارالصمیعی …… تفسیر درمنثور ج۲ ص۱۷۱ زیر آیت ہذا)

☆ ...... امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہاں امت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں، کیوں کہ وہی راوی ہیں۔

(تفسیر ابن جریر طبری ج ۴ ص ۵۲ زیر آیت ...... تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۱۷۱ زیر آیت ہذا)

جو صحابہ کی طرح ایمان لائیں، ہدایت پر ہوں گے

(۲۶) ...... فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (پ ا سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۷)

ترجمہ: سو اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آئیں، جس طریق سے تم ایمان لائے ہو، تو وہ ہدایت پر ہوں گے۔ اور اگر وہ اس طرح ایمان لانے سے روگردانی کریں تو بے شک وہ مخالفت میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچانے کے لئے آپ کو کافی ہے۔ وہی ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

حاصل: اس آیت میں اٰمَنْتُمْ سے مراد وہی جماعت رسول ﷺ کے افراد ہیں جو ایمان و ہدایت میں دوسروں سے سبقت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمانِ کامل کو ان لوگوں کے ایمان کے لئے ایک

حافظ عبدالوحید الحنفی

معیار قرار دیا ہے جو ابھی تک ایمان نہیں لائے۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ اصحابِ رسول ﷺ درجہ بدرجہ دوسروں کے معیارِ حق و ایمان ہیں۔جن کے ایمان کو صحیح اور معیاری تسلیم کرنے کے بغیر کسی کو ایمان نصیب نہیں ہوسکتا۔

(سُنّی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۳۰)

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں:

اٰمَنتُم کے مخاطب رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ ہیں۔اس آیت میں ان کے ایمان کو ایک مثالی نمونہ قرار دے کر حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و معتبر صرف اس طرح کا ایمان ہے، جو رسول کریم ﷺ اور صحابہؓ کرام نے اختیار فرمایا۔جو اعتقاد اس سے سر مُو مختلف ہو، اللہ کے نزدیک مقبول نہیں۔

(تفسیر سورۃ البقرہ ۱۳۷ معارف القرآن)

حضرت عثمانؓ کی شہادت

امام ابن ابی داؤد نے ''المصاحیف'' میں، ابو القاسم بن بشران نے ''امالی'' میں، ابونعیم نے ''المعرفہ'' میں اور ابن عساکر نے ابوسعید مولی بنی اسدؒ سے روایت کیا ہے: فرماتے ہیں: جب مصری لوگ حضرت عثمانؓ پر حملہ آور ہوئے تو قرآن کریم آپ کے سامنے پڑا تھا۔انہوں نے آپ کے ہاتھوں پر تلوار ماری تو آپ کا خون ''**فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع**

خادم علماء حافظ عبدالوحید الحنفی

العلیم" پر گرا۔ آپؓ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور کہا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل (سورتیں) لکھی تھیں۔

(تفسیر درمنثور ج ا ص ۳۲۷ تفسیر زیر آیت ۱۳۷ البقرہ)

حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا انجام

امام عبداللہ بن احمد نے "زوائد الزہد" میں عمرہ بنت ارطاۃ العدویہؒ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل والے سال مکہ کی طرف نکلی۔ ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم نے اس "مصحف" کو دیکھا جو شہادت کے وقت آپؓ کی گود میں تھا۔ آپؓ کے خون کا پہلا قطرہ اس آیت "**فسیکفیکھم اللہ** ......" پر گرا۔ عمرہ کہتی ہیں کہ جنہوں نے آپؓ پر حملہ کیا تھا، ان میں سے کوئی بھی صحیح موت نہیں مرا۔

(تفسیر درمنثور ج ا ص ۳۲۷ زیر آیت ۱۳۷ سورۃ البقرہ)

اصحابؓ بدر کی شان

وَعَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ یَقُوْلُ (فِیْ قِصَّۃِ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی حفظہ

فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (بخاری)

اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا: میں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے سنا۔ آپ حاطب بن ابی بلتعہ کے قصہ میں فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ بدر میں حاضر ہوا تھا اور تجھے کیا معلوم کہ اللہ نے اہل بدر پر جھانکا اور فرمایا جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد...... صحابہؓ امت کے بہترین لوگ ہیں

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَ يُنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَ يَظْهَرُ فِيْهِمُ السَّمَنُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ يَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ

(بخاری ومسلم وفی روایۃ لمسلم عن ابی ہریرۃ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ)

صحابہ اور تابعین کی فضیلت

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:
میری اُمت کے بہترین لوگ میرے قرن کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں۔ پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے

متصل ہیں۔ پھر ان تین قرنوں کے بعد لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو بغیر طلب وخواہش کے گواہی دے گی یعنی ان سے گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا بلکہ وہ خود بخود گواہی دے گی اور ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور ان کی امانت و دیانت پر بھروسہ نہ کیا جائے گا اور ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کریں گے اور ان میں مٹاپا یعنی فربہی پیدا ہوگی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ بغیر قسم دلائے قسم کھائیں گے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایسی جماعت پیدا ہوگی جو فربہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش وعشرت کو)۔

عبدالوحید الحنفی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان...... میرے اصحابؓ امن کا سبب ہیں

وَعَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَفَعَ یَعْنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَ کَانَ کَثِیْرًا مَا یَرْفَعُ رَأْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ اَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَ اَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ (مشکوٰۃ حدیث ۵۷۵۳ رواہ مسلم)

ابوبردہؓ اپنے والد ابوموسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ اکثر (وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے اور فرمایا ستارے آسمان کے لئے امن کا سبب ہیں جس وقت یہ ستارے (یعنی چاند سورج وغیرہ تمام ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان کے لئے وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے اصحابؓ کے لئے امن کا سبب ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحابؓ پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میرے اصحابؓ میری اُمت کے لئے امن کا سبب ہیں۔ جب میرے اصحابؓ چلے جائیں گے تو میری اُمت پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (مسلم)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

۳ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ ۲۱ دسمبر ۲۰۰۹ء بروز پیر

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com